JAMIA FAROOQIA KARACHI

فتاوی محمودیہ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

تبویب، تخریج اور تعلیق

زیر سرپرستی

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدہم

زیر نگرانی

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

باب العقائد

ما یتعلق باللہ تعالیٰ و صفاتہ

(اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا بیان)

عقیدہ کی تعریف

سوال[۶۷]: عقیدہ کی کیا تعریف ہے؟ اور مسلمان کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

عقیدہ بنیادی یقین ہے، جس پر نجات مرتب ہوتی ہے اور اس کے ترک سے نجات سے محرومی ہوتی ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

أصاب من أجاب هذا الجواب: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔

اللہ تعالیٰ کہاں ہیں؟

سوال[۶۸]: باری تعالیٰ کہاں ہیں؟ دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مدللاً ومفصلاً مع حوالہ کتب تحریر فرمایئے۔

---

(۱) قال الله تعالیٰ: ﴿الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة و مما رزقنٰهم ينفقون والذين يؤمنون بما أنزل اليک و ما أنزل من قبلک و بالآخرة هم يوقنون﴾. (سورة البقرة: ۳،۴)

و قال تعالیٰ: ﴿كل آمن بالله و ملائكته و كتبه و رسله﴾. (سورة البقرة: ۲۸۵)

و قال تعالیٰ: ﴿و من يكفر بالله و ملائكته و كتبه و رسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالاً بعيداً﴾. (النساء: ۱۳۶)

نوٹ: عقیدہ کی تعریف یہ ہے:

"العقيدة ما يقصد فيه الاعتقاد دون العمل". (التعريفات الفقهية مع قواعد الفقه، ص: ۳۸۳، الصدف پبلشرز)

"العقيدة هي القضية التي تصدق بها، و قد تطلق على نفس التصديق". (شرح العقائد، ص: ۱۰، امدادیہ)

الجواب حامداً و مصلیاً :

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے، ہر صغیر وکبیر کا عالم ہے، کوئی ذرہ اس سے مخفی نہیں، نصوص صریحہ اور دلائل قطعیہ سے اس کا ثبوت ہے:

قال تعالی: ﴿لایعزب عنه مثقال ذرة في السموات ولا في الأرض، ولا أصغر من ذلك ولا أكبر إلا في كتاب مبين﴾ (۱)۔

مگر اللہ تعالی کے لئے دوسری اشیاء کی طرح کوئی مخصوص مکان محیط نہیں، کیونکہ وہ مکانی نہیں، بلکہ واجب اور قدیم ہے اور مکان وزمان وغیرہ حادث اور اس کی پیدا کی ہوئی ہیں، پھر کوئی مکان وغیرہ کیسے محیط ہو سکتا ہے؟

"ولا محدود، ولا معدود، ولا متبعض، ولا متجزٍ، ولا شريك منها، ولا متنهاه، ولا يوصف بالماهية، ولا بالكيفية، ولا يتمكن في مكان، ولا يجري عليه زمان"۔ (شرح العقائد، ص: ۳۲)۔ (۲)

اور بعض نصوص میں جو خاص مکان کی طرف اشارہ ہے تو وہاں یہ مراد نہیں کہ وہ مکان اللہ تعالی کو محیط ہے، بلکہ اللہ تعالی کی صفت علم، یا کسی دوسری صفت کا خاص غلبہ اس جگہ مراد ہے (۳)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

---

(۱) (سورۃ سبا: ۳)

قال الله تعالیٰ: ﴿إن الله لا يخفى عليه شيء في الأرض ولا في السمآء﴾. (آل عمران: ۵)

قال الله تعالیٰ: ﴿ومايخفى على الله من شيء في الأرض و لا في السمآء﴾. (إبراهيم: ۳۸)

(۲) (شرح العقائد النسفية للتفتازاني، ص: ۴۰، قديمي)

"ومحمل الكلام و زبدة المرام أن الواجب لا يشبه الممكن، و لا الممكن يشبه الواجب، فليس بمحدود و لا معدود و لا متصور و لا متبعض و لا متحيز و لا متركب و لا متناه، ولا يوصف بالمائية والماهية، و لا بالكيفية من اللون والطعم والرائحة والحرارة والبرودة واليبوسة و غير ذلك مما هو من صفات الأجسام، ولا متمكن في مكان لا علو و لا سفل و لا غيرهما، و لايجري عليه الزمان كما يتوهمه المشبّهة والمجسّمة والحلولية". (شرح الفقه الأكبر للملا على القاري، ص: ۳۶، قديمي)

(۳) قال الله تعالیٰ: ﴿وأن الله قد أحاط بكل شيء علما﴾. (الطلاق: ۱۲)

خدا کے لئے جہت کا ماننا

سوال [۶۹]: کیا خدا کے لئے بھی زمان ومکان، یا کوئی دیگر قید، یا طرف ثابت ہے؟ جو ایسا ظاہر کرے، اس کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

خداوند قدوس زمان ومکان اور سمت سے منزہ ہے، جو شخص خدائے پاک کو ان چیزوں کے ساتھ مقید مانتا ہے، وہ ضلالت میں مبتلا ہے، شرح بخاری شریف میں تفصیل مذکور ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیو بند، ۱۵/ ۷/ ۸۷ھ۔

نور نامہ کا ایک شعر (خدا کے لئے جسم ماننا)

سوال [۷۰]: نور نامہ، جمعرات کو پڑھا کرتے ہیں، اس میں لکھا ہے کہ:

مگر اس کی اپنی ہی صورت بنا رکھا اس میں وہ جو کہ قندیل تھا

سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ جسم بھی رکھتا ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

بجائے اس کے قرآن پاک کی تلاوت کریں، درود شریف اور استغفار پڑھا کریں، اگر سب کو سنانا مقصود ہو تو حکایت صحابہ، فضائل نماز، فضائل صدقات اور حیاۃ المسلمین پڑھا کریں۔ اللہ تبارک تعالیٰ جسم سے

= "وإنما المراد: إحاطة عظمة و سعة و علم و قدرة". (شرح العقيدة الطحاوية لابن أبي العز، ص: ۲۸۱، قديمي)

(وكذا في روح المعاني، (النساء: ۱۲۶): ۵/۲۲۹، دار الفكر)

(۱) قال العلامة العيني: "وجه ذلك أن جهة العلو لما كانت أشرف أضيف إليها، والمقصود علو الذات والصفات و ليس ذلك باعتبار أنه محله أو جهته، تعالىٰ الله عن ذلك علواً كبيراً". (عمدة القارى شرح صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب: " و كان عرشه على الماء"، "و هو رب العرش العظيم": ۲۵/۱۱۵، الناشر محمد أمين دمج)

پاک ہے(۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

کیا خدا ہر شی میں ہے؟

سوال[۷۱]: ایک مسلمان کا اگر یہ عقیدہ ہو کہ خدا ہر شیء میں ہے، حتی کہ بت بھی خدا کے غیر نہیں ہیں، کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

ہر شیء کو خدا کی مخلوق اعتقاد کرنا چاہئے، یہ عقیدہ کہ ہر شیء خدا ہے حتی کہ بت بھی خدا کے غیر نہیں یہ اسلامی عقیدہ نہیں، ایسا عقیدہ رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے(۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۲/محرم/ ۶۸ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۱۲/محرم ۶۸ھ۔

---

(۱) "قال ابن بطال: تضمنت ترجمة الباب أن الله ليس بجسم، لأن الجسم مركب من أشياء مؤلفة، وذلک يرد على الجهمية في زعمهم أنه جسم". (فتح الباري، كتاب التوحيد: ۱۳/۳۴۵، دار المعرفة)

وقال أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ: "و هو شيء لا كالأشياء، و معنى الشيء إثباته بلا جسم و لا جوهر ولا عرض". (الفقه الاكبر، ص: ۳۵، ۳۶، قديمي)

"(و لا جسم)، لأنه متركب و متحيز، و ذلک أمارة الحدوث". (شرح العقائد النسفية للتفتازاني، ص: ۳۸، ۳۹، قديمي)

(۲) "اين كلام خلاف شرع است، اگر گوينده اين كلام حلول حق تعالىٰ را در اشياء يا اتحاد اشياء بآن ذات مقدس اعتقاد مى نمايد، پس كفر است". (فتاوى عزيزى، ص: ۱۰۴، كتب خانه رحيميه ديوبند)

"و بيان ذلک أن الاتحاد بعد ما قام من البراهين المقررة في كتب الحكمة، والكلام على امتناع اتحاد الاثنين هو يستلزم كون الواجب هو الممكن و عكسه، و ذلک محال بالضرورة، و أما الحلول فلوجوه: الأول أن الحالّ في الشيء يفتقر إليه في الجملة سواء كان حلول جسم فى مكان، أو عرض في جوهر، أو صورة في مادة كما هو رأى الحكماء، أو صفة في موصوف، والإفتقار إلى الغير ينافي الوجوب، و من ذلک حلول الامتزاج كالماء في الورد، فإنه من خواص الأجسام، و هي مفتقرة إلى الغير. =

اللہ تعالیٰ کا ہر شئے میں حلول کرنے کا عقیدہ

سوال [۷۲]: میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر، علم اس کا ہر جگہ ہے، حاضر و ناظر ہے: "سميع بصير، على كل شيئ، قدير، والله غالب على أمره"۔

جو لوگ اس مسئلہ کے منکر ہیں، دلیل پیش کریں، ورنہ تو وہ جھوٹے برخلاف اسلام کے لوگوں کو چلاتے ہیں اور برے عقیدے میں ڈالتے ہیں، پھر کیوں لوگوں کو خراب و برباد کرتے ہیں، علم شریعت کا سیکھنا فرض ہے، جو لوگ اس مسئلہ کو غلط کرتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں، محض وہ لوگ جاہل ہیں۔

دیکھو، ذرا غور کرو، جاہل لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان میں ہے، یعنی مسلمان، ہندو، چوڑھا، چمار سب کے بیچ میں۔ توبہ استغفار، یا اللہ ان لوگوں کو ہدایت عطا فرما" ورب العرش فوق العرش لكن بلا وصف التمكن والاتصال" اللہ تعالیٰ بذاتہ اپنے عرش مجید پر ہے اور وہ ایسے مکان میں ہے جس کا علم اسی کو ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں ہے، ہندو ہو، یا مسلم، یا چوپایوں کے، حتی کہ تمام اشیاء پاک و پلید میں ہے، یہ عقیدہ بالکل غلط ہے اور جھوٹا ہے، (العیاذ باللہ) اور یہ کفر قبیح ہے (کتاب الابانۃ)(۱)۔ ۳۸۰ھ یہ مذہب پیدا ہوا ہے۔ کتاب العرش والعلو (کتاب حمویہ) قاضی ابن الحسن نے ایک شخص مذہب جہمیہ کو جہیم میں قید کیا، پس اس نے توبہ کی، رہا کرنے کے لئے لایا گیا تو ہشام نے امتحان لیا تو ناقص نکلا، پھر قید کر دیا گیا، کیونکہ توبہ نہیں کی ہے (نعوذ باللہ من ذلک) "توبوا إلى الله توبةً نصوصاً" جو شخص کہتا ہے کہ خداوند کریم لامکان ہے، امام ابوحنیفہؒ جواب دیتے ہیں کہ" یکفر به" کفر کیا اس نے۔

= الثاني: أن الحلول في الغير إن لم يكن صفة كمال، و جب نفيه عن الواجب، وإلا لزم كون الواجب مستكملاً بالغير وهو باطل...... الخ". (الفتاوى الحديثية، مطلب ما معنى توحيد الصوفية المُوهِم للحلول والاتحاد الموجب لكثير من الفقهاء الاعتراض الخ ، ص: ۴۳۸، قديمي)

(و كذا في شرح المقاصد : ۳۹/۳، دارالكتب العلمية بيروت)

(۱) "وزعمت المعتزلة والحرورية والجهمية أن الله عزوجل في كل مكان، فلزمهم أنه في بطن مريم، وفي الحشوش والأخلية، و هذا خلاف الدين، تعالى الله عن قولهم علواً كبيراً". (الإبانة في أصول الديانة ، ص: ۱۲۱ ، المملكة العربية السعودية مركز شنوان الدعوة)

الجواب حامداً و مصلياً :

خداوند کریم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ہر شئے میں حلول کئے ہوئے ہے، کفر ہے(۱) اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ عرش پر، یا کسی اَور مکان میں ہے جس طرح کہ بادشاہ لندن میں ہے یہ بھی کفر ہے، ان دونوں عقیدوں سے توبہ اور اجتناب واجب ہے، خداوند تعالیٰ کسی مکان میں محدود نہیں، وہ مکان سے منزہ و بالاتر ہے:

"و (يكفر) بإثبات المكان لله تعالى، فإن قال: الله في السماء، فإن قصد به حكاية ماجاء في ظاهر الأخبار، لايكفر، و إذاأراد به المكان كفر، وإن لم تكن له نية، يكفر عند أكثرهم، و عليه الفتوى اهـ" مجمع: ۲/۶۹۸(۲)، "يكفر بإثبات المكان لله تعالى، فلو قال: از خدا هيچ مكان خالي نيست يكفر"۔ عالمگیری: ۱/۸۸۱(۳)۔

"ولا يتمكن في مكان اهـ"۔ شرح عقائد، ص: ۳۴(۴)۔

البتہ عرش پر اس کا خاص تسلط اور استیلاء ہے، اس کی کیفیت کو وہی خوب جانتا ہے اور اپنے علم کے

---

(۱) "و ليس حالاً و لا محلاً". (شرح الفقه الأكبر للملا على القاري، ص: ۳۶، قديمي)

"و أما قوله: (عنده) فقال ابن بطال: "عند" في اللغة لمكان، والله منزه عن الحلول في المواضع، لأن الحلول عرض يفني، و هو حادث، والحادث لا يليق بالله". (فتح الباري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿و يحذركم الله نفسه﴾: ۱۳/۴۷۵، قديمي)

"أن المعقول من حلول الشيء في غيره كون هذا الحالّ تبعاً لذلك المحل في أمر من الأمور، وواجب الوجود لذاته يمتنع أن يكون تبعاً لغيره،فوجب أن يمتنع عليه الحلول". (أصول الدين للرازى، ص: ۴۴، مكتبه الكليات الأزهرية)

(۲) (مجمع الأنهر، كتاب السير، باب المرتد: ۱/۶۹۰، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين: ۲/۲۵۹، رشيديه)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين: ۵/۲۰۲، ۲۰۳، رشيديه)

(۳) (الفتاوى العالمكيرية، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين: ۲/۲۵۹، رشيديه)

(وكذا في مجمع الأنهر، كتاب السير، باب المرتد: ۱/۶۹۱، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(۴)(شرح العقائد النسفية للتفتازاني، ص: ۴۰، قديمي)

"و لا متمكن في مكان لا علو و لا سفل و لا غيرهما". (شرح الفقه الأكبر للقاري، ص: ۳۶، قديمي)

اعتبار سے ہر شئی کو محیط ہے: ﴿ثم استوى على العرش﴾: أي استواه، فقد يقدس الديان عن المكان والمعبود عن الحدود اهـ"۔ مدارك، ص: ۱۱۷ "۔ (۱) ﴿وان الله قد أحاط بكل شيء علماً﴾۔ (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ محمود حسن گنگوہی عفاء اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۲/ ذی الحجہ/ ۵۷ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر العلوم، ۲۳/ ذی الحجہ/ ۵۷ھ۔

"اللہ تعالیٰ قادر ہے جو چاہے دکھلا دے"، عقیدہ پر اشکال اور اس کا جواب

سوال [۷۳]: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ جب چاہے اور جہاں چاہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر کردے، یا جو چاہے دکھلا دے، اس کے دلائل قرآن وحدیث میں کیا ہیں؟ ان دونوں سوالوں کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں مرحمت فرمائیں۔

الجواب حامداً مصلياً:

اس کا قادر مطلق ہونا ہی کافی ہے، مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں (۳) دلیل طلب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قادر مطلق ہونا تسلیم نہیں یا اس میں شبہ ہے۔ لیلۃ المعراج کا واقعہ کہ مسجد اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام کی امامت، سب آسمانوں پر تشریف لے جانا، وہاں انبیاء سے ان کے مقامات پر ملاقات، جنت ودوزخ کا معائنہ ہی بڑا واقعہ ہے (۴) جس سے مسئلہ خوب واضح ہوجاتا ہے۔

---

(۱) (تفسير المدارك، (يونس: ۳): ۱/ ۵۲۸، قديمى)

(۲) (الطلاق: ۱۲)

(۳) قال الله تعالىٰ: ﴿إن الله على كل شيء قدير﴾ (البقرة)

(۴) و في رواية "ثم أتيَ بالمعراج: و هو كالسلم ذو درج يرقى فيها، فصعد فيه إلى سماء الدنيا، ثم إلى بقية السموات السبع، فتلقاه من كل سماء مُقرّبوها، و سلم على الأنبياء الذين في السموات بحسب منازلهم و درجاتهم، حتى مر بموسى الكليم في السادسة، وإبراهيم الخليل في السابعة، ثم جاوز منزلتهما صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عليهما و على سائر الأنبياء، حتى انتهى إلى مستوى يسمع فيه صريف الأقلام .... و رأى سدرة المنتهىٰ .... و رأى هناك جبرئيل على صورته: و له ستمائة جناح، و رأى رفرفاً أخضر قد سد الأفق، و رأى البيت المعمور وإبراهيم الخليل بانيَ الكعبة الأرضية =

نیز جب واقعہ معراج بیان فرمایا تو مشرکین نے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کے ستون وغیرہ کی تعداد دریافت کی، اس وقت وہ مسجد سامنے کردی گئی، آپ اس کو دیکھ دیکھ کر جوابات عنایت فرماتے تھے(۱)۔ نیز نجاشی کے انتقال پر جنازہ سامنے کردیا گیا، حجابات اٹھا دیئے گئے، اس پر نماز جنازہ ادا فرمائی (۲)۔

نیز غزوۂ موتہ کا میدان سامنے کردیا گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ فلاں شخص نے جھنڈا لیا، وہ شہید ہوگیا، پھر فلاں نے لیا وہ شہید ہوگیا، پھر فلاں نے لیا وہ شہید ہوگیا، پھر فلاں نے لیا تب فتح ہوئی، اور آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ فلاں شخص کو دو بازو عطا ہوئے اور وہ ملائکہ کے ساتھ اڑتا ہوا جارہا ہے(۳)، غرض بے شمار واقعات بطور شواہد موجود ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۱۰/۲۹ھ۔

= مسندا ظهره إليه...... ورأى الجنة والنار...... ثم هبط إلى بيت المقدس، و هبط معه الأنبياء، فصلى بهم لما حانت الصلاة، و يحتمل أنها الصبح من يومئذٍ الخ". (تفسير ابن كثير: ۲۲/۱، مكتبه دار القلم)

(۱) "قال أبوسلمة: سمعت جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنه قال: سمعت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: "لما كذبتني قريش قمت في الحجر، فجلى الله لي بيت المقدس، فطفقت أخبرهم عن آياته و أنا أنظر إليه". (صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب (أسرى بعده ليلاً من المسجد الحرام): ۶۸۴/۲، قديمي)

(۲) "عن ابن عباس قال: كشف النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن سرير النجاشي حتى رآه و صلى عليه"، و لابن حبان من حديث عمران بن حصين: "فقام، وصفوا خلفه، و هم لا يظنون إلا أن جنازته بين يديه". أخرجه من طريق الأوزاعي عن يحيىٰ بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المهلب عنه، و لأبي عوانة من طريق أبان وغيره عن يحيىٰ: "فصلينا خلفه، و نحن لا نرى إلا أن الجنازة قدامنا". (فتح الباري، كتاب الجنائز، باب الصفوف على الجنازة: ۲۴۳/۳، قديمي)

(۳) "عن عبد الله بن أبي بن أبي بكر قال: لما التقى الناس بمؤتة جلس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، و كشف ما بينه و بين الشام، فهو ينظر إلى معركتهم، فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "أخذ الراية زيد بن حارثة، فمضى حتى استشهد" و صلى عليه و دعا له و قال: "استغفروا له دخل الجنة، و هو يسعى، ثم أخذ الراية جعفر بن أبي طالب فمضى حتى استشهد". و صلى عليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و دعا له، و قال: "استغفروا له، دخل الجنة فهو يطير فيها بجناحين حيث شاء". (المرقاة، كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلوة عليها، الفصل الأول: ۱۴۰/۴، رشيديه)